Registered. L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۸) مطبوعہ ۱۶- ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

لودیانہ میں وکٹوریا میموریل کمیٹی کا جلسہ ۷ ستمبر کو ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا تھا جسمیں ڈپٹی کمشنر دیوان ٹیک چند صاحب بہادر جنہوں نے اِس امر کی تحریک کی تھی میر مجلس تھے۔ یہہ تجویز کہ مرحومہ ملکہ قیصرہ ہند کی یاد میں ایک گھنٹہ گھر بنایا جاوے منظور ہو گئی ہے اور اتفاق رائے سے یہہ قرار پایا ہے کہ اب اِس کام میں زیادہ دیر نہ کرنی چاہئے اور بنیادی پتھر ۱۸ اکتوبر کو رکھا جاوے۔ اور جنہوں نے اِس میموریل فنڈ میں چندہ دیا ہے (جسکی رقم چوبیس ہزار روپیہ کی ہے) اُنکی بنیاد نہادی کے وقت مدعو کئے جاویں ؛

چونکہ یہہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ لودیانہ میں جو مدت تک بیماری جاری رہتی ہے اِس کا سبب یہہ ہے کہ پانی جو یہاں استعمال کیا جاتا ہے خراب اور ناقص ہے لہٰذا لوکل میونسپل کمیٹی نے یہہ فیصلہ کیا ہے کہ یہاں پر بھی واٹر ورکس بنوایا جاوے تاکہ اِس خرابی کا ازالہ واقعی اِنسداد ہو جاوے۔ اِس امر پر دو گذشتہ جلسوں میں بحث ہو چکی ہے اور آخری فیصلہ یہہ ہے کہ واٹر ورکس ضرور کھولا جاوے ؛

۱۱ تاریخ سے بارش بکثرت یہاں ہو رہی ہے۔ فصل کی صورت بہت عمدہ ہے ؛ **کمانڈر انچیف** نے یہہ فیصلہ کیا ہے کہ کوئی افسر دیسی فوج پر حکمران نہو گا تاوقتیکہ وہ حکمرانی کا فن نہ سیکھ لے مگر مستثنات یہہ ہیں (۱) جبکہ غیر مستقل حکومت زمانہ ایک سال سے زیادہ نہو (۲) جبکہ وہ افسر جس نے حکومت کرنی ہے امتحان پاس نہ کرنیکی کافی وجہ بتلادے (۳) جس نے میدان جنگ میں شہرت حاصل کی ہو۔ **۸ ستمبر لنڈن** جاپانیوں نے لیاؤ ینگ میں علاوہ توپوں کے بہت سامال اور سامان جنگ لے لیا ہے **سینٹ پیٹرزبرگ** میں یہہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ روسیوں کا نقصان لیاؤ ینگ پر پہلی دفعہ حملہ کرنے سے لیکر آج تک ۲۰ ہزار آدمی کام آ چکے ہیں **ریوٹر کا نامہ نگار** ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ شہنشاہ نے اپنی فوج کو اس کے مبارکباد دی ہے کہ انہوں نے بڑی دہشتناک جنگ میں ایک نہایت عمدہ فتح حاصل کر لی ہے مگر ساتھ ہی اُسکے وہ یہہ بھی کہتا ہے انجام ابھی دور ہے اور اس کے لئے بڑی فکر اور تیاری کرنی چاہئے ؛ **ریوٹر کا نامہ نگار** کہتا ہے کہ لیاؤ ینگ کے جنگ سے منچوریا کی فوقیت قائم ہو جائیگی۔ اسوقت روسیوں اور جاپانیوں کی فوجیں قریباً یکساں تھیں اِسمیں ایک لاکھ اسی ہزار آدمی شامل تھے اور اُنکی توپیں بھی باترتیب اور بڑی تیزی سے فائر کر رہی تھیں۔ جاپانی لوگ لیاؤ ینگ کو تیار کر رہے ہیں تاکہ وہاں پر منچوریہ کی فوج کا صدر بنا دیں ؛ ۸ ماہ حال کا ڈیلی ٹیلیگراف بتلاتا ہے کہ جنرل کوروکی کی فوج آگے بڑھ گئی ہے اور اب لیاؤ ینگ سے پانچ میل شمال مشرق کو مقیم ہے۔ جاپانی تیاری کر رہے ہیں کہ مغرب سے موکڈن پر چڑھائی کریں اور چاہتے ہیں کہ اسکو اِسی سال میں اور غالباً تین ہفتہ کے اندر اندر سر کر لیں۔ **ایک کارسپانڈنٹ** اندازہ لگاتا ہے کہ ۲۶ اگست سے ۵ ستمبر تک ہر دو طرف کے قریب ساٹھ سے ستر ہزار تک آدمی کام آ چکے ہیں ؛ **ریوٹر کا نامہ نگار ٹوکیو** سے کہتا ہے کہ ڈاکٹروں کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل کوروکی کی فوج میں سے ۴۸۶۶ اور جنرل نادزو کی فوج میں سے ۴۹۹۲ اور جنرل اوکو کی فوج میں سے ۱۰۷۰۱ آدمی کام آ چکے ہیں ۱۳۲۶ افسر مارے گئے اور ۶۴۳ مجروح ہوئے ؛ **جاپانی صدر گاہوں** کا بیان ہے کہ لیاؤ ینگ میں روسیوں کے ۲۵ ہزار آدمی کام آئے ؛ **روس کی مقدس سنڈ** نے حکم دیا ہے کہ تمام روسی سلطنت میں (ملوڈ فول) کو خاص دعائیں اور خوشی کے دن منائے جاویں اور خدا سے یہہ دعا مانگیں کہ وہ "پر زور و پر تند دشمن" کے ساتھ جنگ کرنے میں ہماری مدد کرے ؛ **مولوی محمد انشاء اللہ** صاحب ایڈیٹر اخبار وطن لاہور نے ۳۰ قسطوں میں کر کے ۱۰۰۵۰ روپیہ حجاز ریلوے کے لئے اپنے خریداروں سے جمع کر کے مصطفیٰ زلمی پاشا کے پاس بھیج دیا ہے ؛ **سر چارلس** ریواز ۲۴ ماہ حال کو شملہ کی نئی سڑک سے چیل کو روانہ ہونگے اور مہیجر ڈنلوف اسمتھ کے ہاں مہمان ہونگے ؛ **مسٹر بنٹن** جو پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ آبپاشی میں چیف انجنیر اور سکرٹری ہیں مسٹر پریسٹن حضا کی ایام رخصت میں گورنمنٹ پنجاب کے پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ آبپاشی اور سڑک اور تعمیر کے قائم مقام سکرٹری اور محکمہ آبپاشی کے انسپکٹر جنرل متعین ہوئے ہیں ؛ **اول گورکھا** رائفلس کی پہلی بٹالین ۲۱ ماہ حال کو دھرم سالہ سے روانہ ہوگی اور ۲۴ کو پٹھانکوٹ پہنچکر اور اُسی دن ریل میں سوار ہو کر نوشہرہ کو جائیگی اور وہاں سے تسلیۃ الخاطر کیلئے چترال کو روانہ ہوگی ؛ **کوپن ہیگن** (دار الخلافہ ڈنمارک) کا برٹش کونسل جنرل کہتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ء میں ڈنمارک کے درمیان ایک ملین (۱۰۰۰۰۰۰) پونڈ (آدھ سیر) خرچ چاء کا زیادہ ہو گیا ہے جسمیں سے ۴۰ فیصدی ہندوستانی چاء کے تھی ؛ **کالکا شملہ ریلوے** نے پارسلوں کا محصول کم کر دیا ہے۔ پانچ سیر یا اس سے کم وزن کا پارسل جو پہلے ۹ آنہ میں جاتا تھا اب ۵ آنہ میں جاتا ہے۔ دس یا دس سیر سے کم جو پہلے ایک روپیہ ۲ آنہ میں جاتا تھا اب ۱۰ آنہ میں جاتا ہے۔ اور ایک من وزنی پارسل بجائے تین روپیہ کے اب ۲ روپیہ ۸ آنہ میں جاتا ہے ؛ **۱۰ ستمبر لنڈن** - ریوٹر کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ سے تار دیتا ہے کہ جنرل سخاروف خبر دیتا ہے کہ ۹ تاریخ سے کوئی جنگ وقوع میں نہیں آئی ؛

اڈیٹوریل نوٹس

فرمانبرداری

یہہ ایک خوبی ہے جو ہم سبھوں سے ہماری زندگی میں ایک دوسرے سے طلب کیجاتی ہے۔ ہاں یہہ ہماری ہستی کے عین آغاز ہی میں اور زندگی کے عین آخری لمحہ تک طلب کیجاتی ہے۔ کوئی ایسا لمحہ ہماری زندگی کا نہیں جسمیں حکم اور فرمانبرداری ایک دوسرے کے بعد نہ آتے ہوں۔ یاد کرو سقراط کے اِس قول کو جب اُس نے اپنی ٹانگیں جو بیڑیوں کے سبب سے دکھہ رہی تھیں ملتے ہوئے کہا تھا کہ "راحت اور رنج آپسمیں کیسے نزدیکی طور پر ملے ہوئے ہیں!" یہی صورت حکم اور تابعداری کی بھی ہے۔ ہم سب کے سب ادنٰی سے لیکر اعلٰی تک اور غریب سے لیکر شہنشاہ تک ایک واجب الوجود ہستی کے حکم کے ماتحت ہیں۔ ہم سب پر فرض کلی ہے کہ اُسکی تابعداری ہر وقت اور ہر آن کرتے رہیں۔ جب دنیاوی حکام اور افسروں کی تابعداری ہمپر لازمی ہے تو کتنا زیادہ اُس احکم الحاکمین کی تابعداری ہمپر لازمی نہوگی؟ یہہ خوبی تمام خوبیوں کی جڑ اور منبع ہے اور تمام نعمات کا اعلٰی ترین ذریعہ ہے۔ وولوچ (واقعہ انگلستان) میں ایک فوجی کالج ہے جہاں پر لوگوں کو فوجی افسر بننے کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اُس کے دروازہ پر لکھا ہے کہ "تابعداری کرنی سیکھو تاکہ تم حکومت کرسکو"۔ اور خداوند مسیح کے قول کو یاد کرو کہ "جو تم میں بڑا ہونا چاہے تمہارا خادم ہو" (متی ۲۰: ۲۶) یعنی بزرگ بننے کے پہلے فرمانبرداری لازم ہے۔ اِسی طرح خدا کے سامنے منظور نظر اور ذی عزت اور راستباز ہونے کے لئے اور اُس سے نعمتیں حاصل کرنے کے لئے اُس کی فرمانبرداری لازم ہے۔ روحانی اور جسمانی یا دینی اور دنیاوی ہر دو عالم میں ایک ہی قانون ہے اور اسکا نتیجہ بھی ایک ہی ہے۔ غور کرو کہ نظری اور فوق الفطری اور اخلاقی عالم کے قوانین مساوی ہیں نہ کہ ایک دوسرے کے برخلاف۔

مدراس معاون بائبل سوسائٹی

ہم ایک مختصر اندازہ اِس سوسائٹی کی کامیابی کا کرسچن پیٹری اوٹ سے خلاصہ کے طور پر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بائبل کی اشاعت جو مسیحی مذہب کی ترقی اور کارندوں کی روحانی اور اخلاقی ترقی کا ایک نہایت ہی اعلٰی اور ضروری ذریعہ ہے کیسی کامیابی اور خوش اسلوبی سے صرف احاطۂ مدراس ہی میں ہو رہی ہے۔ اور مسیحی ہرکارے کیسی سرگرمی سے خداوند کے کلام کو پھیلا اور اپنے آقا کے کلام کو جو اُن کے تفویض میں دیا گیا ہے کیسی جانفشانی سے پورا کر رہے ہیں۔

بائبلوں اور عہدناموں اور اُنکے مختلف حصوں کی بکری اِس سال (سنہ ۱۹۱۹ء) میں ۲۷۶۱۵۲ - صرف بائبلوں کی تعداد ۱۵۸۹۹ تھی۔ اِس سے ظاہر ہے کہ گذشتہ سال کی نسبت اِس سال میں ۸۶۸۱۵ جلدوں کا اضافہ ہوا۔ قیمت رقم وصول ہوئی پائی ۲ آنہ ۰ روپیہ ۲۳۸۵۹ تھی۔ اسمیں گذشتہ سال کی نسبت پائی ۲ آنہ ۹ روپیہ ۲۳۰۳ کا اضافہ ہوا۔ وکٹوریا میموریل کی سلسلہ تقسیم میں ۲۳۸۹۸ جلدیں فروخت ہوئیں جنکی رقم پائی ۲ آنہ ۶ روپیہ ۲۲۱۱ ہے۔ اِس سال ۴۰۱۹ - کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔ فروختگی اور امداد سے ۲۸۰۱۷ جلدیں شائع ہوئیں جنسے ظاہر ہے کہ گذشتہ سال سے اِس سال میں ۸۸۱۷۶ کا اضافہ ہوا۔

سوسائٹی کے ۲۸ کالپورٹیر (کتب فروش) ہیں جنہوں نے گذشتہ سال میں ۵۰۲۸۷ جلدیں فروخت کیں جس سے پائی ۹ آنہ ۱۲ روپیہ ۲۶۲۳ وصول ہوا۔ اِس سوسائٹی کی ۶۵ شاخیں اور کتب خانے ہیں۔ اِس سوسائٹی کی آمدنی برٹش اور فارن سوسائٹی سے پائی ۳ آنہ ۱ روپیہ ۲۵۵۲۵ ہوئی اور مقامی ماخذات سے پائی ۱ آنہ ۰ روپیہ ۳۵۰۴۴ - کل میزان آمدنی پائی ۹ آنہ ۱ روپیہ ۶۰۵۶۹ وصول ہوئی۔ کل خرچ آنہ ۷ روپیہ ۵۰۶۹۹ ہوا۔ اسطرح سال کے آخر میں پائی ۷ روپیہ ۲۳۰۳۴ بچت ہوئی۔ اِس سے روشن ہے کہ لوگ بائبل کو کس قدر پڑھتے ہیں۔ اور آئے دن بائبل کی کس قدر مانگ رہتی ہے خداوند کے خادموں کو اِس سے بڑی دلیری اور جرأت کرنی چاہئے۔

زندگی میں کامیابی کا طریقہ

کون شخص ہے جو اِس زندگی کے اندر اپنے تمام کاموں میں کامیاب اور اُس کامیابی سے خوش ہونا نہیں چاہتا؟ اور کون ہے جو اپنے اِس مقصد برآری کے لئے جدوجہد اور فکر و تردد نہیں کرتا؟ مگر ساتھ ہی اِس کے سینکڑوں اور ہزاروں ناکامیاب پھرتے اور اپنی زندگی سے بیزار معلوم ہوتے ہیں اِس کا ایک خاص سبب یہہ ہے کہ وہ دراصل کامیابی کے طریقوں سے ناواقف ہیں۔ ہم یہاں اُن بیشمار طریقوں میں سے جنسے اہل یورپ اور امریکہ آج کامیاب نظر آتے ہیں چند ایک کا ذکر کرتے ہیں اور توجہ دلاتے ہیں کہ ہمارے مسیحی بھائی خصوصاً اور دیگر اقوام کے بھائی عموماً فکر کریں اور انپر کاربند ہوں۔ اگرچہ ہر ایک کام کی ابتدا مشکلات سے پُر ہوتی ہے مگر جب اُس کام پر عملدرآمد کیا جاتا ہے تو تمام مشکل حل ہوجاتی ہے۔ وہ عمدہ اور چیدہ طریقے یہہ ہیں (۱) حتی الوسع اپنے آپکو تندرست رکھنے کی کوشش کرو (۲) ہر ایک امر مقصودہ اور غرض مقصودہ میں استقلال اور جدوجہد سے کام لو (۳) وقت کی پابندی نہایت لازمی جزو کامیابی کا ہے (۴) ہر ایک کام علی الترتیب والمراتب ہو (۵) ہر ایک کام کو بڑی ہوشیاری سے اس کا آگا پیچھا سوچ کر کرو (۶) اپنا تمام کام شائستگی اور سنجیدگی اور طریقہ کے ساتھ کرو (۷) اپنے کام میں غیر کا بھروسہ مت رکھو مگر صرف خدا پر اور اپنے آپ پر (۸) مزاج کا لحاظ رکھو (۹) کفایت شعاری سے چلو (۱۰) اپنا اخلاقی اور روحانی چال چلن درست رکھو (۱۱) جو کچھہ تم کرتے ہو اِس سے بیدل مت ہو بلکہ امید سے کام کرو کیونکہ "امید ہماری جان کا لنگر ہے"۔

ماہوگنی ایک قسم کی سخت لکڑی ہے کہ ایک ٹھے کی قیمت بعض اوقات ایک ہزار پونڈ (۱۵ ہزار روپیہ سکہ ہندوستانی) ہوتی ہے۔

مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

(۹۹) سوال

اور میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُس تخت اور چاروں جانداروں کے درمیان اور بزرگوں کے بیچ ایک برہ یوں کھڑا ہے گویا ذبح کیا گیا ہے جسکے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں اور تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں۔ (مکاشفہ ۵: ۶)۔

(محقق) دیکھئے یوحنا کے خواب کی خیالی باتیں کہ بہشت میں تمام عیسائی اور چار جاندار اور عیسٰی بھی ہے اور کوئی نہیں۔

(رہبر) یہہ اس کشف کی ٹیڑھی باتوں میں سے ایک ہو کہ ظاہر ہو کہ خدا کی حضوری میں کوئی بے ایمان نہیں ہے اس مکاشفہ میں یہہ بات کئی بار ظاہر کی گئی ہے۔

(محقق) یہہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ یہاں تو عیسٰی کی دو آنکھیں تھیں اور سینگ کا نام ونشان نہ تھا لیکن بہشت میں جاکر سات سینگ اور سات آنکھیں لگ گئیں۔ اور وہ ساتوں خدا کی روحیں عیسٰی کے سینگ اور آنکھیں بن گئیں۔ افسوس ایسی باتوں کو عیسائیوں نے کیوں مان لیا؟

(رہبر) حیرانی کی بات تو تب ہوتی اگر پنڈت جی الہامی مصنف کے منشا کو سمجھنے کی کوشش کرتے۔ مگر آپ کے اٹ سنٹ سوال تو کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے۔ عادت ہی ایسی تھی۔ کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ وہ برہ ایک برہ تھا اور مسیح کی علامت تھا نہ کہ خود مسیح تھا۔ مسیح کی صلیبی موت کی ایک تصویر تھا۔ اور برہ کی صورت مسیح کی علامت اس لئے رکھی گئی کہ وہ خدا کا برہ کہلایا اور برے کی طرح ذبح کیا گیا تھا۔ (یوحنا ۱: ۲۹۔ یسعیاہ ۵۳: ۷)۔

پھر سینگ سے مراد قدرت ہے اور سات کمال کا عدد ہے۔ سو سات سینگ سے مراد اُس کی قدرت مطلق ہے اور سات آنکھوں سے مراد اُس کا سب جگہ حاضر وناظر ہونا ہے۔ یعنے اُس برہ کی اُس صورت سے مسیح کو جو مصلوب ہوا تھا قادر مطلق اور حاضر وناظر بتلایا ہے۔ اور یہی سبب تھا کہ وہ برہ اُس بند کتاب کو کھولنے پر مستعد ہوا۔ اور ساری مجلس یہہ دیکھکر اُس کے آگے اُسی طرح سجدہ میں گرے اور تعریف کرنے لگے جس طرح تخت پر بیٹھنے والے کی کرچکے تھے۔ اور اس سے یوحنا پر یہہ ظاہر کیا گیا کہ خداوند یسوع مسیح کی ویسی ہی عزت ہوتی ہے اور ہوگی جیسی خدا باپ کی (دیکھو یوحنا ۵: ۲۳۔ اور فلپ ۲: ۹-۱۲)۔

(۱۰۰) سوال

اور جب اُس نے کتاب لی تھی تب وے چار جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برے کے آگے گر پڑے اور ہر ایک ہاتھ میں بربط اور بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے۔ یہہ مقدسوں کی دعائیں ہیں (۵: ۸)۔

(محقق) بھلا جب عیسٰی بہشت میں نہ ہوگا تب یہہ بیچارے بخور، چراغ، تبرک، آرتی وغیرہ کس کی پرستش کرتے ہونگے؟ یہاں پراٹسٹنٹ عیسائی تو بت پرستی کی تردید کرتے ہیں لیکن انکا بہشت بت پرستی کا گھر بن رہا ہے۔

(رہبر) پھروہی بک بک ہے۔ اُس تصویر میں دکھایا گیا کہ سب برے کی پرستش کرتے۔ اور وہ ایک علامت تھی حقیقی پرستش کی جو خدا باپ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کا حق ہے۔ اور یہہ نہیں کہ بہشت میں بت پوجا جارہا تھا۔ اور یوحنا کو اس رویتی نقل کے ذریعہ دکھلایا جارہا تھا کہ کل مخلوق کو یسوع مسیح کی پرستش کرنی پڑیگی۔ اور یہہ بھی انجیل سے ظاہر ہے کہ اس دنیا میں آنے سے پہلے یسوع آسمانوں پر خدا باپ کے ساتھ جلال میں ایک تھا (یوحنا ۱۷: ۵)۔ اور آسمانی لشکر اُس کی پرستش کرتے تھے اور جب وہ دنیا میں آکے نجات کے کام کو پورا کرکے پھر آسمان کو گیا تو اور مخلوقات پہلوں کے ساتھ ملکر انکی پرستش کرتی ہیں۔ لوئے زمین پر بھی یہی حال ہے۔ ذرہ خیال رکھنا کہ پرستش کرنے والوں میں اگنی اور اندر اور تیتری سب شامل ہیں۔ دنیا نے اپنے دل کے دھوکے سے ان کو الگ کرکرکے دیوتے بنا بناپوجنا شروع کردیا تھا۔ دیکھو زبور ۱۴۸۔ اور فلپ ۲: ۹-۱۱ کیا طلب کرتے ہیں۔ جو انسان کی نجات کا بانی ہے وہی ان سے پرستش کا حقدار ہے۔ غرضیکہ یوحنا رسول کو ایک عجیب نقشے میں دکھلایا گیا کہ آسمان پر خداوند یسوع کی کیا تعظیم ہے اور کہ ویسی ہی تعظیم وہ اہل دنیا سے بھی لیگا اور مخالفوں کو دور کریگا۔

(۱۰۱) سوال

اور جب برے نے اُن مہروں میں سے ایک کو توڑا تب میں نے دیکھا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کی آواز بادل کے گرجنے کی مانند سُنی جو بولا آ اور دیکھ۔ اور میں نے نظر کی اور دیکھو کہ ایک نقرہ گھوڑا اور وہ جو اُسپر سوار تھا کمان لئے ہوئے ہے۔ اور ایک تاج اُسے دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا اور فتحمند ہونے کو نکلا۔ اور جب اُس نے دوسری مہر توڑی۔ ... تب دوسرا گھوڑا سرنگ نکلا۔ اُس کے سوار کو یہہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے ...... اور جب اُس نے تیسری مہر توڑی ... دیکھو ایک مشکی گھوڑا ہے ..... اور جب اُس نے چوتھی مہر توڑی ..... اور دیکھو ایک گھوڑا پیلے رنگ کا ہے اور اُس پر سوار ہے جسکا نام موت ہے۔ (باب ۶: ۱-۸)۔

(محقق) دیکھئے تو یہہ پرانوں سے بھی بڑھکر لغویات ہیں یا نہیں۔ بھلا کتابوں کی مہروں کے اندر گھوڑا اور سوار کیونکر رہ سکتے ہیں؟

(رہبر) پرانوں کو پھر اس موقعہ پر پیش کرنے میں کیا سوجھی تھی؟ اگر کہا جاتا ہے کہ پرانوں کی باتیں یا وید وں کے قصے[*] صرف علامتیں یا تصویریں دیگر واقعات کی جو دنیا کو دکھلائی گئیں تھیں اور کہ وہ قصے حقیقت میں وقوع میں نہیں آگئے تھے تو پرانوں کی باتوں سے بھی ایسا بے چین نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر کہا جاتا ہے کہ پرانوں اور وید وں کے قصے سچ مچ ویسے ہی وقوع میں آگئے تھے جیسے لکھے ہیں

---

[*] نوٹ۔ ویدوں کو اس لئے شامل کیا ہے کہ پرانوں کے قصے بہت امور میں ویدوں پر مبنی ہیں۔ (رہبر)

تب تو جو مقابلہ پنڈت جی نے پرانوں کا کتاب مکاشفات کے ساتھ فرمایا ہے وہ حرف ضد اور نادانی سے نکل پڑا ہے اور پھر آپ کو مُہروں کے اندر سے گھوڑے اور سوار کا ظاہر ہونا کیوں ایسا دشوار معلوم ہوا؟ ذرا غور کرتے تو تکلیف ہٹ جاتی۔ دیکھئے میجک لینٹرن میں سے کیسی بڑی بڑی تصویریں دکھلائی جا سکتی ہیں۔ بعض انگریزی قلموں کے سرے پر ذرہ سی تصویریں میگنی فائنگ شیشے کے اندر سے کیسی بڑی دکھلائی دیتی ہیں۔ ان ادنیٰ تجربوں سے آپ سمجھ سکتے تھے کہ خدا کے لئے ناممکن یا مشکل نہ تھا کہ بند کتاب کھولکر اُسمیں سے اُن گھوڑوں اور سواروں کی تصویریں اپنے بندے کو دکھاتا جو آنے والے واقعات کی علامتیں تھے وہ رویتی نظارے یوحنا کے لئے الہام تھے اور وہ اُنکو ایسا ہی محسوس کرتا تھا۔

ان آیات میں سات میں سے چار مہروں کے توڑے جانے کا ذکر ہے۔ اور ہر مہر کے توڑے جانے پر ایک ایک مختلف رنگ کا سوار ظاہر ہوا جو زمینی کلیسیا پر مختلف حالتوں کی آمد کے علامتی اظہار تھے۔ یعنے اُن حالات کو مختلف رنگ کے گھوڑوں کی صورت میں دکھلایا تھا۔

راقم

پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس

امریکہ کے مشہور سرجن ڈاکٹر سین جو آجکل بغرض سیر دنیا سفر میں ہیں واقعہ ۲۷ر اگست ماہ گذشتہ کو آسٹریلیا سے کولمبو پہنچے یہاں کچھ دن قیام فرماکر سیر ہندوستان کرینگے اور پھر ماہ اکتوبر میں چکاگو میں رونق افروز ہونگے کیونکہ وہاں طبی سرجری کی ایک کانگرس منعقد ہونیوالی ہے کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اِس کانگرس میں بڑی سرگرمی سے شریک ہونگے ڈاکٹر صاحب موصوف گولی کے زخم نیز کسی اور اوزار کے زخم اچھا کرنے میں کمال مہارت رکھتے ہیں اور بڑے لائق و فائق تصور کئے جاتے ہیں کانگرس میں سر فریڈرک ٹریوس اور بڑے بڑے مشہور سرجن شامل ہونگے دنیا کے ہر ایک حصے سے ڈیلیگیشن بھیجے جا رہے ہیں۔

عزت بے مثال

تنہائی میں دلی اضطراب اور کشمکش

اپنے بھائی کے گھر سے واپس آنے کے چند روز بعد چُنن لال نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو شیورانی کا عزیز پرزہ کاغذ پایا۔ اُس نے اُس پر کچھ بہت توجہ نہ کی صرف یہہ خیال کیا کہ شاید شیورانی اس کی گمشدگی سے اداس ہوگی۔ لیکن ساتھ ہی یہہ بھی خیال کیا کہ اچھا ہوا یہہ کاغذ شیورانی کے قبضہ سے نکل آیا اور اب اِس بات کا امکان جاتا رہا کہ بہاری لال کی نظر اس پر پڑسکے۔ پس اُس نے اِس کاغذ کو اپنی کتابوں اور دیگر کاغذات میں میز پر رکھدیا اور آپ باہر چلا گیا۔ چند روز بعد پھر اس کاغذ پر اسکی نظر پڑی۔ اب اُسے فرصت تھی۔ چنانچہ اُس نے اُٹھاکر اُسے پڑھا۔ اپنے دل میں اُس نے اُسے شیورانی کی آیت کے نام سے نامزد کیا اور کئی مرتبہ بار بار پڑھا۔ چونکہ چُنن لال اکیلا تھا اِس لئے اُس نے اُسے بلند آواز سے بھی پڑھا۔ پس وہ الفاظ جو بہت عرصہ پیشتر کے تھے اور ابدالآباد تک گونجتے رہینگے بار بار کمرہ میں سنائی دینے لگے کہ ”اے تم سب لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ کے نیچے دبے ہو مجھ پاس آؤکہ میں تمہیں آرام دونگا“۔

چُنن لال بمشکل ہی یہہ خیال کرسکتا تھا کہ اِن الفاظ نے شیورانی کے دل پر تاثیر نہیں کی ہوگی۔ اُس کا اپنا دل مُتاثر ہوچکا تھا کیونکہ وہ ایک ایسی بے چینی محسوس کر رہا تھا جو کسی طرح سے رفع نہیں ہوتی تھی۔ ”مجھ پاس آؤ“۔ دعوت کے الفاظ تھے اور وہ بخوشی تمام اُنکو قبول کرتا لیکن کیا ہوا؟ یہہ مشکل تھا کہ وہ اِس دعوت کو قبول کرتا اور پھر پوری پوری فرمانبرداری نہ کرتا۔ شاید شیورانی دونوں باتیں کرسکتی یعنی دعوت قبول کرتی اور پھر دعوت دہندہ کی پورے طور سے فرمانبردار ہوتی لیکن وہ فرمانبرداری کا ٹھیک مطلب نہیں سمجھتی تھی۔ پھر چُنن لال نے اُس کاغذ کے باقی حصہ پر نظر کی جو کچھ وہاں لکھا تھا وہ اُسے دیکھنا نہیں چاہتا تھا تو بھی اسکی نظر گویا زبردستی اُس تحریر پر پڑی۔ پس اُس نے جو الفاظ اپنی بہن کو بار بار پڑھکر سنائے تھے پھر پڑھے۔ اُن الفاظ سے اُسے اپنی ہی مجرمانہ حالت نظر آئی کیونکہ یوں مرقوم تھا کہ ”اگر اِس گنہگار نسل کے سامنے کوئی شخص میرے نام اور کلام سے شرمائیگا تو ابن آدم بھی جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتگان کے ساتھ آئیگا اُس سے شرمائیگا“۔

بہرحال چُنن لال ایک ایسے شخص کو جانتا تھا یعنے اپنے آپکو۔ اُس نے شیورانی سے کہا تھا کہ میں یہہ خیال نہیں کرسکتا کہ تم یسوع مسیح سے شرماتی ہو۔ واقعی وہ شیورانی کی نسبت ایسا خیال نہیں کرسکتا تھا کیونکہ وہ اِس بات کو بخوبی جانتا تھا کہ اگر شیورانی کو یہہ کہا جاوے کہ تمہارے لئے یسوع مسیح کا علانیہ اقرار کرنا ضروری ہے تو وہ ضرور کریگی۔ وہ اپنے دل میں قائل ہوا کہ جس بات کا شیورانی کمال دلیری سے اقرار کرسکتی ہے مَیں مرد ہوکر بزدل لڑکی کے برابر بھی جرأت و دلیری نہیں رکھتا اور علانیہ اقرار سے ہچکچاتا ہوں لیکن اسکے ساتھ ہی اُس کے دل میں یہہ خیال بھی آیا کہ شیورانی نے سدرسن داس کی طرح تائید غیبی حاصل کی ہے۔ اُس نے خداوند یسوع مسیح سے ایک رشتہ حاصل کیا ہے اور اُس سے وہ نئی زندگی پائی ہے جس سے مَیں بالکل بے بہرہ ہوں چُنن لال یہہ بھی جانتا تھا کہ مجھے یہہ نئی زندگی اور قوت کیوں نہیں ملی۔ ہاں۔ اُسے یہہ زندگی کیونکر مل سکتی تھی جبکہ اُسکے اور ”میرے پاس آؤ“ کے کہنے والے کے درمیان ایک بیجا خوف کی دیوار تھی۔ جبکہ وہ ڈرتا تھا کہ اگر میں مسیح کا اقرار کروں تو میرے ہموطن مجھے ایک حقیر نام سے نامزد کرینگے اور عیسائی یا کرانی کہینگے؟

اس تنہائی میں چُنن لال بالکل قائل ہوگیا اور اُس نے بخوبی معلوم کیا کہ میں انہیں لوگوں میں سے ایک ہوں جنکے حق میں مسیح نے یہہ کہا کہ ”اگر کوئی شخص مجھ سے شرمائیگا الخ“۔ وہ خوب جانتا تھا کہ میں اپنے دل میں تو یسوع مسیح کو خدا بیٹا اور دنیا کا نجات دہندہ مانتا ہوں لیکن اِس بات کا علانیہ اقرار کرنے سے سرماتا اور ڈرتا ہوں۔

پھر چُنن لال کے خیالات ذرا اور آگے بڑھے اور اُس نے



خیال کیا کہ میں اُن میں سے بھی ہوں جیسے مسیح جب اپنے جلال میں آئیگا تو شرمائیگا اور اُن کا انکار کریگا۔ جو کچھ شیورانی نے خواب میں دیکھا تھا وہ سب کچھ پشن لال نے گویا کھلی آنکھوں اور بیداری کی حالت میں دیکھا۔ چنانچہ اُس کے سامنے یہہ نظارہ پیش آیا کہ ابنِ آدم آرہا ہے لیکن اُس پہلی طرز پر اپنے شاہانہ جاہ جلال سے خالی ہوکر اور خاکساری سے خادم کی صورت اختیار کرکے نہیں بلکہ اپنے باپ کے جلال میں نورانی فرشتگان کے انبوہ کے ساتھ۔ اُس روز اُس عظیم الشان موقع پر اُس نے خیال کیا کہ میرا دوست سندرس داس خاص عزت حاصل کریگا اور میری بہن کو بھی خداوند قبول کریگا اور اُس کا اقرار کریگا لیکن ابن آدم مجھسے شرمائیگا اور میرا انکار کریگا کیونکہ جب میں نے لوگوں کے سامنے اُس کا اقرار نہیں کیا تو اب وہ اگر میرا انکار کریگا اور مجھے رد کردیگا تو میرے لئے کوئی شکایت کا موقع نہیں ہے۔

پھر وہ یوں سوچنے لگا کہ اگر میں اب مسیح کا اقرار کرنے کا مصمم ارادہ کروں اور اُس کے نام کے اقرار سے نہ شرماؤں اور اُسکی اس دعوت کا جو "مجھ پاس آؤ" میں پائی جاتی ہے شنوا ہوؤں اور اُس کے تمام احکام کی بجاآوری کے لئے مستعد اور تیار ہوجاؤں اور اُس کو وہ کلوری کے مصلوب خداوند کو اپنا خداوند اور مالک تسلیم کروں تو پھر کیا ہوگا؟ اگر میں خود مسیح کا اقرار کروں تو کیا شیورانی کو علانیہ اقرار کرنے سے روک سکتا ہوں؟ وہ صاف دیکھ سکتا تھا کہ میرے وعدہ سے آزاد ہوکر اور میرے نمونہ کو دیکھکر وہ لیا کریگی۔ اگر ایسا ہوا تو پھر بھائی کا کیا حال ہوگا جس سے اِس طرح بہن اور بھائی دونوں چھین جائینگے۔ پشن لال خوب جانتا تھا کہ بہاری لال اپنے آبائی مذہب کا کیسا پابند ہے اور اُس کے ترک کرنے کو وہ کیسا برا سمجھتا ہے اور آباؤ اجداد کی قدیم رسومات کی کیسی اندھادھند پیروی کرتا ہے۔

اب ایک اور تصویر اُس کے پیش نظر موجود ہوئی اُس نے بسااوقات اِس کا بیان پڑھا تھا لیکن اب کیا دیکھتا ہے کہ وہ جو ہر طرح کی عزت و تعریف کا مستحق تھا حقیر و ذلیل کیا گیا ہے۔ جسے کبھی کسی طرح کی اذیت برداشت کرنے کی ضرورت نہ تھی صلیب پر جانکنی کے عذاب میں مبتلا ہوا اور پھر واپس آنے والا ہے اور ہر ستا اور دکھ اُٹھانے کے لئے نہیں بلکہ بادشاہی کرنے اور جلال پانے کے لئے یہہ وہی شخص تھا جو پشن لال کو اپنے پاس بلاتا تھا۔

چنانچہ پشن لال خیال کرنے لگا کہ اب میں حال کی عزت کا خیال کروں یا استقبال کی عزت کا؟ مسیح کو اختیار کروں یا بہاری لال کو؟ حال کی بے عزتی اور استقبال کی عزت یا حال کی عزت اور استقبال کی بے عزتی اور شرم و ندامت؟ حال اور استقبال دونوں کو وہ کسی طرح سے حاصل نہیں کرسکتا تھا اور یہہ بات بالکل صاف تھی کہ اُسے ایک کا خیال کرنا زیادہ لازم و ضروری تھا۔

اب چراغ کی روشنی کیقدر مدھم پڑگئی اور رفتہ رفتہ اُدھر اُدھر سے شور و غل کی آوازیں بھی آنی بند ہوگئیں لیکن پشن لال بیٹھا اِس بھاری سوال پر غور و فکر کررہا تھا۔ یہہ سوال اُسے ایسا ضروری اور بھاری معلوم ہونے لگا کہ بغیر فیصلہ کئے اُسے اُٹھنا محال ہوگیا اور وہ نہایت مشکل میں تھا کہ کیا جواب دیوے اور کیا اختیار کرے "مسیح یا بہاری لال؟ حال کا نقصان اور آئندہ کا نفع اور آئندہ کا نقصان"؟

وہ دونوں آیتیں جو ایک کاغذ پر چھپی ہوئی تھیں اب اُسے یوں اکٹھی نظر آنے لگیں:

"مجھ پاس آؤ۔ اگر کوئی آدمی میرے نام اور کلام سے شرمائیگا تو ابن آدم بھی اُس سے شرمائیگا"۔

چراغ بجھ گیا اور ہر طرف ہر طرح سے خاموشی چھائی ہوئی تھی لیکن پشن لال کے دل میں سخت لڑائی ہورہی تھی سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور نہ بتا سکتا ہے کہ اِس بھاری جنگ میں پشن لال نے شکست کھائی یا فتح حاصل کی۔

ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

پر سرسری نظر

پھر آپ صفحہ ۲۲۹ پر چلکر فرماتے ہیں کہ "اجتہادی غلطی بھی وحی کی روشنی سے دور نہیں تھی سو ہم اِس اجتہادی غلطی کو بھی وحی سے علیحدہ نہیں سمجھتے"۔ یہہ قول محمدیوں کے اِس بیان پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب کے تمام افعال و اقوال خواہ بُرے ہوں خواہ بھلے سب کے سب اُنکی روح القدس کے الہام اور وحی سے تھے۔ مگر جائے غور ہے کہ محمد صاحب کے بے شمار اقوال اور افعال ایسے ہیں جو نہ صرف عقلاً بلکہ اخلاقاً اور مذہبی طور پر بھی مذموم اور قبیح تھے اور قرآن اور احادیث میں ایسی ایسی تواریخی اور علمی غلطیاں موجود ہیں جنکو ہمارے علما نے منکشف کردیا ہے۔ مولوی صاحب کے نزدیک یہہ تمام باتیں اجتہادی غلطیوں میں شامل ہیں اور یہہ بھی وحی ہی کا فعل ہے نہ کہ محمد صاحب کا اور ایسا ہی اِن کے قول کے موافق دیگر انبیائے کرام کا حال بھی تھا "کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے قبضے سے یکدم جدا نہیں ہوتے تھے" اور "یہی حال انبیا کی اجتہادی غلطی کا ہے کہ روح القدس تو کبھی اُن سے علیحدہ نہیں ہوتا تھا"۔ ہمارے خیال میں نہیں آتا کہ روح القدس جو تمام غلطیوں کا مصلح اور راہ راست اور پاک طبیعت دینے والا ہے کس طرح سے ایمانداروں کو در کنار انبیا کو غلطی میں پھنسا سکتا تھا۔ اِس امر کی نظیر انبیا سلف و الکرام میں بالکل کالعدم ہے لہٰذا محمد صاحب کی غلطیوں اور سہو کو ہم کسیطرح سے روح القدس کے کام سے منسوب نہیں کرسکتے۔ بائبل سے صاف ظاہر ہے کہ جب انبیا غلطی یا سہو کرتے یا کسی فعل شنیع کے مرتکب ہوتے تھے تو فوراً روح القدس کی طرف سے الہام ہوتا اور اُنکو اُن کی غلط کاری سے اطلاع دیجاتی تھی اور وہ توبہ کرتے یا اُس کی وجہ سے سزا اُٹھاتے جسکے ساتھ اُنکی پشیمانی اور شرمندگی اور سچی توبہ بھی لاحق ہوتی تھی پھر از سر نو بحال ہوجاتے تھے۔

کبھی انہوں نے اپنے افعال بد کو روح القدس سے منسوب نہیں کیا۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ روح القدس دیدہ و دانستہ ایسے کام خود کرتا ہے اور اپنے انبیا سے کرواتا ہے جو خدا اور انسان ہر دو کے سامنے ملعون ہوں (نعوذ باللہ کیسا صریح کفر اور روح القدس پر بہتان ہے!!!)۔ علاوہ بریں یہہ خیال مولوی صاحب کا قرآن کے رو سے بھی غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ بار بار محمد صاحب کو قرآن میں حکم آیا ہے کہ اپنے اور اپنے مومنین کے گناہوں کے لئے استغفار مانگ اور ایسا ہی محمد صاحب نے بار بار اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ جب محمد صاحب کے تمام افعال کا فاعل اصلی روح القدس تھا اور وہ سب کام حق سے ہوتے تھے تو استغفار کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ یہاں سے الہام میں اور الہام دہندہ میں غلطی اور سہو کا بھی امکان ظاہر ہے جو عقلاً اور نقلاً خدا کی شان کے برخلاف ہے۔ اگر الہام ہی میں غلطی ہوئی تو ایسے کلام پر اعتبار ہی کیا ہو سکتا ہے؟ کیا یہہ انصاف ہے کہ انبیا کی غلطیوں کو غلطی قرار نہ دیا جاوے مگر عوام کے اسی قسم کے افعال کو غلطی اور گناہ سے تعبیر کیا جاوے۔ اور انکو سزا کی دھمکی اور توبہ اور استغفار کی ترغیب ایجاد؟ ہم کہاں تک اس خراب اور گندے عقیدہ سے نتائج نکالتے چلے جاویں۔ ہمارا قلم ایسی باتوں کے لکھنے سے لرزتا ہے اور ہمارا دل کانپتا ہے کہ کہیں ایسا نہو کہ ہمارے قلم سے ایسے بیباک اور ناپاک کلمے نکل جاویں۔ والسلام

ایک تازہ واقعہ ہے کہ ایک سائیس نے جو منشی شمس الدین ڈپٹی انسپکٹر پولیس ریواڑی کی ملازمت میں تھا۔ منشی صاحب موصوف کے صندوق کا تالا توڑ کر تین سو روپیہ کے قریب لیکر چیت ہوا۔ منشی صاحب نے اسی وقت رپورٹ تھانہ میں کی اور تجسس کرنے پر سائیس ضلع گوڑگانوں میں پکڑا گیا جب کہ وہ اسی چرائے ہوئے روپیہ سے اپنی برادری کے لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔

گذرے ایام

۸۔ ہمارے گذرے دن آنیوالوں کے لئے آئینے ہیں؏

اے عمر ناظر۔ میں بیک وقت اور آپ سے مخاطب ہوکر عرض کرتا ہوں کہ آپ کے گذرے ایام جیسے گذر چکے اُن کے نتائج اُن کے روبرو آنیوالے ہیں جنکو تو آج گود میں کھلا رہا ہے۔ جنکی ہستی تیرے دلکو تسلی دیتی ہوئی جن کے دور پر تو نے اپنی بہت سی امیدوں کے لنگر ڈالے ہیں۔ کیا تو نے ان بچوں کی راہ میں جھوٹ اور فریب اور دغا اور مکر اور عداوت اور دشمنی بے انصافی اور سنگدلی وغیرہ کے جھاڑ لگائے؟ کیا تو نے انکو اپنے گذرے دنوں کے سلسلے میں اپنی زندگی میں پالا؟ یا کیا تو نے جن اوقات میں تیرے دل میں برے اندیشے پیدا ہوئے اُن وقتوں پر ان خاردار جھاڑیوں کو کاٹا؟ اگر نہیں تو تو یقین کر کہ تیری غفلت اور تیری خودسری اور تیری بخالت اور تیری سرکشی کے نتائج انکی روبرو آئینگے جو آج تیرے قیاس میں نیک و بد کے فاعل نہیں اور جنکو ابھی تک بھلائی اور برائی کا امتیاز تک نہیں ہے۔ کیا تو یقین نہیں کرتا کہ تو ان کی آفتوں کے لئے اور انکی مصیبتوں کے لئے جو تیری برائی سے پیدا ہوکر ان بیچاروں کا عمر بھر پیچھا کرینگی جواب دہ تھا۔ آج جن دنوں کے گذر جانیکا تجھے افسوس ہے اُن دنوں کے آنیکا وے ماتم کرینگے جنکی تکالیف کے ہم ہرگز روادار نہیں ہیں؏

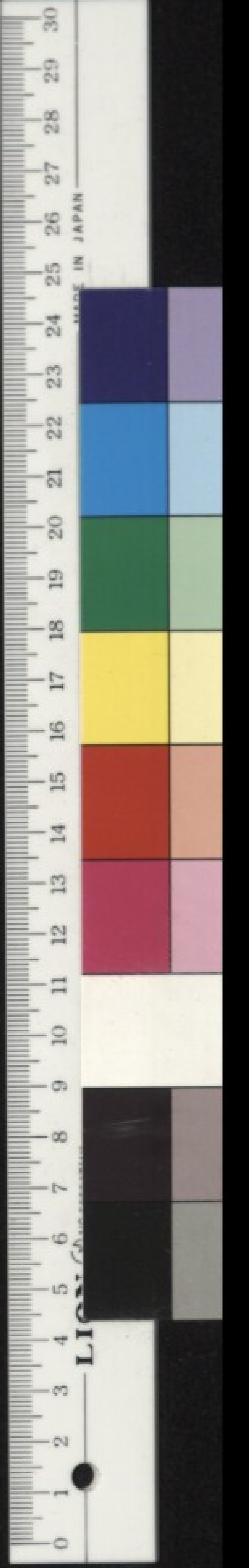
شاید بعض کا خیال ہوگا کہ ہم بہت سا روپیہ پیدا کرکے آنیوالے عزیزوں کے لئے کما چکے اور بہت سے مکانات میراث بنا چکے اور بہت سی زمین کو زرخرید کر چکے ہیں جنکو ہم آج بل رہے ہیں وہ خاطرخواہ آرام کرینگے سو بہت سے وبال سے بچ رہینگے۔ یہہ سچ ہے۔ پر اگر آپ یسوع کا چلن اور مذہب کی صداقت ان کے لئے نہیں کما اور بنا چکے تو تمام روپیہ رنڈیوں اور شراب خانوں کی میراث ہے اور تمام مکانات آپ کے دشمنوں کی سکونت کے لئے ہیں اور تمام زمین دنگے اور فساد کے لئے اور … اور بیع ناموں کے واسطے ہے جو یسوع اور اسکی زندگی سے دور ہیں تمام چیزیں انکو ہرگز منفعت نہیں دے سکتی ہیں۔ ناظر اگر تیرے گذرے دن یسوع میں بسر نہیں ہوئے تو وہ کھوئے گئے اب آتے ہوئے دنوں کی فکر کر وہ خدا جس نے سارے عمر کے دن تک میری پاسبانی کی پیدائش ۴۸: ۱۵

۹۔ ہمارے گذرے ایام میں ہمارے لئے خدا کیا کچھ کر چکا؟

ناظر۔ اگر ہم سنجیدہ اور راستگو ہیں اور اگر آپکو اور مجھے اپنے گذرے ایام کا موازنہ کرنے کی درست لیاقت ہو اور اگر ہم نے اپنے گذرے ایام کی نسبت ابتک درست فیصلہ کیا ہے تو ہمیں اپنی نیک شکر داری کا اور اپنی نیک اعمال کا کچھ فخر نہ رہا۔ کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمارے گذرے ایام کی کتابیں ہوتی تو ہمارے گذرے اوقات کے ورقوں کے ورقے اور جزوں کے جزو سفید کے سفید معلوم ہوتے انپر ہمارے چلن کا کوئی نشان نظر نہ آتا۔ اور اگر ہمنے کچھ گذرے ایام میں کیا ہے اور اگر سالوں کے دفتروں میں ہمنے کچھ تحریر کیا ہے تو سوا برائی کے اور ہمنے کچھ نہ کمایا۔ پس اگر اپنی زندگی کے اعمال نیک پر ہمکو فخر ہو جیسی کہ ہم بسر کر چکے تو سوا جھوٹ کے ہمارے دعوے میں آخرکار کچھ برآمد نہ ہوگا۔ اور اگر ہمکو افسوس ہے اور اگر ہم اسوقت نادم اور پشیمان ہیں تو ہمارے لئے ایک اور پہلو تسلی بخش دیکھنا باقی ہے جسکا ذکر ہم اب کرنے پر ہیں۔

ناظر۔ ایک ہوشمند اور ذی شعور لڑکے کے لئے جو ابتک کھیل اور تماشے میں مشغول رہتا ہے یہہ بات ضرور رنج و افسوس کا باعث ہے کہ اُس نے ابتک اپنی پیاری والدہ اور عزیز والد کے لئے کچھ نہ کیا۔ اور نہ کسی اور کے لئے کچھ خدمت کی۔ لیکن جو کچھ والدین نے اس لڑکے کے لئے کیا اور کمایا اس لڑکے کے لئے کیا ہی راحت اور خوشی کا اسباب تھا۔ یا

ایک مریض کے لئے جو بستر مرض پر پڑا ہو اور جسکا تمام وقت کراہنے اور بیکل ہونے میں کٹتا ہے یہہ بات افسوس پیدا کرنیوالی تو ہے کہ وہ بیمار ہوکر تندرستوں کی طرح کچھ نہیں کر سکتا۔ پر اسی عرصے میں ایک لائق حکیم کی محنتوں پر غور کرو جو مریض کے لئے زندگی بخش نتائج پیدا کرتی رہتی ہیں۔



ایسے ہی ہمارے گذرے آیام کی غفلتیں اور لاپرواہیاں آج ہمکو سخت افسوس اور رنج کا باعث ہیں لیکن انہیں ایام میں خدا کے کام جو ہمارے لئے کئے گئے نہایت پر امید اور خوشی اور راحت کا باعث ہوئے ہیں جنکا اشارہ کلام مذکور میں پایا جاتا ہے ؛

راقم

پادری غلام مسیح انبالوی

مراسلات

اطلاع

سہارنپور کلیسیا کی انٹرٹینمنٹ کمیٹی کی طرف سے سنٹرل ہند اور لودیانہ پریسبیٹری کے ہندوستانی ممبران و دیگر اشخاص کو جو مذکور بالا جلسہ میں جو ۴ یا ۵ تاریخ ماہ اکتوبر کو ہونے والا ہے تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں اطلاع دیجاتی ہے کہ دونوں جلسہ کے موقعہ پر انکی رہائش کے واسطے ایک جنرل ٹیبل کا انتظام کیا جاوے گا جسمیں شریک ہونے والوں سے ۸ آنے فی یوم فی کس طلب کیا جاویگا - جو اس انتظام کو پسند کرتے ہیں ۲۵ ستمبر تک کمیٹی کو اطلاع دیں اور جنکی طرف سے کوئی خبر نہ ملیگی وہ اپنے انتظام کا آپ ذمہ دار ہوگا ؛

انٹرٹینمنٹ کمیٹی سہارنپور۔

دستخط ایچ۔ ٹکمن، ایلیٹ

سنکھیا کی سب سے بڑی کان جس میں سے عام سنکھیا براہ میں نکالا جاتا ہے وہ جینیا کے قصبہ فلو گنڈ میں ہے جو کہ بچین برگ ریلوے اسٹیشن سے ۱۷ میل ہے ؛

اے۔ یو۔ پی۔ مشن اینگلو ورنیکلر مڈل سکول دھاریوال پنجاب کا افتتاحی جلسہ

۲۸ جولائی ۱۹۰۳ء کو امریکن یو۔ پی۔ مشن اینگلو ورنیکلر مڈل سکول دھاریوال کا افتتاحی جلسہ بشرف صدارت جناب فیضمآب میجری۔ ایم۔ ڈالس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور صبح کے نو بجے منعقد ہوا۔ دھاریوال میں یہہ ایک امر عظیم تھا یہانتک کہ منیجر صاحب کارخانہ نے نصف دن کی رخصت تمام مل میں عطا کی تھی۔ ہر کہ و مہ الطاف جلسہ سے محظوظ تھے رئیسان دیہات بھی حاضر تھے۔ انتظام تمام جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے بڑی خوش اسلوبی سے کیا ہوا تھا ؛

مدرسہ کے گرد مصنوعی احاطہ بانسو کی رنگ برنگی جھنڈیوں کا تھا۔ اور بڑا سا پھاٹک طیار کیا گیا تھا جو موسم بہار کا نمونہ تھا۔ اور جسپر ویل۔ کم۔ (Welcome) اور یونین جیک (Union Jack) و امریکن فلیگ (American flag) کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ پھاٹک کے آگے دو رویہ قطار گملوں کی تھی۔ اور ساتھ ہی آگے ملتی ہوئی مدرسہ کے صحن میں تمام نفیس دریوں کا فرش تھا جن پر انگریزوں اور دیسیوں کے لئے کرسیاں نہایت قرینہ سے رکھی ہوئی تھیں اور بیچ میں ایک چاندنی لگی ہوئی تھی۔ جس کی چوبوں کے ساتھ خوبصورت پھول کے گملے رکھے ہوئے تھے اور ایک چبوترہ بنایا گیا تھا جسپر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے لئے نشستگاہ تیار کی گئی تھی۔ اس نشستگاہ پر ایک بڑی میز لگائی گئی تھی جسپر کہ وہ انعامات قرینے سے رکھے ہوئے تھے جو گذشتہ سالوں کے کامیاب شدہ طلباء مڈل اور امسال کے پرائمری طلبا کے لئے تھے۔ بیمین ہاتھ پادری برکت علی شرف صاحب رونق افروز تھے۔ اور بائیں ہاتھ پادری ڈیوڈ آر گارڈن صاحب منیجر دھاریوال سکول اور مسٹر ڈیوڈ گشتینہ صاحب ہیڈ ماسٹر جلوہ افروز تھے شروع میں افتتاح جلسہ پادری برکت علی صاحب شرف کی دعا سے ہوا۔ بعد میں پادری گارڈن صاحب بہادر نے انجیل جلیل انگریزی میں پڑھی پھر ہیڈ ماسٹر صاحب نے انگریزی میں اثناء تقریر میں سکول کی تواریخ بیان کی کہ پہلے ۱۸۹۹ء میں اسجگہ پرائمری دیسی مکتب بنایا گیا تھا۔ اسوقت قریباً ۳۰ طلبہ درج رجسٹر تھے اور مکان تعلیم کے واسطے وہی تجویز کیا گیا تھا جو تنگ جو اب تک ہمارے پاس ہے مسٹر ولیم ملن صاحب بہادر منیجر مرحوم نے بنا کر دیا تھا۔ اوسط خرچ اسوقت قریباً ع۱۵ روپیہ ماہوار تھا۔ اور ۱۹۰۱ء کے اختتام پر کارخانہ کے کلرکوں کی سرگرم و پرجوش درخواست اور ملن صاحب کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے اور گرد و نواح کے دیہاتیوں کے وعدہ امداد پر کہ وہ اپنے لڑکے تعلیم کے لئے اسجگہ بھیجا کرینگے۔ ہمارے مشنری پادری گارڈن صاحب اینڈ جنس پرائمری سکول توڑ کر اینگلو ورنیکلر مڈل سکول جاری کرنے کے لئے راضی ہوگئے۔ اور مجھے ڈلہوزی سے بلایا گیا۔ کہ میں اس کا چارج لوں جس وقت میں آیا اسوقت بمشکل ۱۵ طلبہ درج رجسٹر تھے۔ مگر استقلال اور سخت سعی سے چند ماہ میں تعداد طلبہ ۱۵۰ ہو گئی۔ چونکہ اسوقت میں موجودہ عمارت جسکا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ بمقابلہ تعداد مذکور نہایت ہی تھوڑی تھی ؛

لہٰذا داخل کرنا طلبا کا ملتوی رکھا گیا۔ گذشتہ سالوں میں بعدم گنجائش مکان حالت سکول ابتر ہونے سے نہایت چپقلش رہی۔ بساوقات بارش میں بھیگے موسم گرما میں باد سموم سے جھلسے۔ بلکہ بارہا دھوپ ماہ مئی جون میں سکنا پڑا۔ غرض ہم ان تکالیف شدید میں حواس باختہ تھے کہ کیا کریں مگر شکر ہے کہ اب تکالیف کا انجام ہوا۔ کیونکہ یہہ عمارت وسیع اور عمدہ آسائش کی اُس کی یاد میں تعمیر کیگئی ہے۔ چونکہ سکول کی بہبودی و بہتری کے نتائج سے دلچسپی حاصل کیا کرتا تھا اب ہم امید کرتے ہیں کہ آرام کی گذارینگے اور اس جنگل میں اس سکول کی ہستی بڑی مفید ثابت ہوگی ؛

جب سے یہہ اینگلو ورنیکلر مڈل سکول بنایا گیا ہے اوسط ماہواری خرچ ۱۲۰ روپیہ ہے۔ اور اوسط ماہواری آمدنی

ہے۔ ہمارا مدعا تعلیم سے نہ فقط درسی تعلیم ہے۔ بلکہ طلبا کو سچی اخلاقی و قواعد کے وہ اعلےٰ اصول سکھانا ہے جن سے اُونکی آیندہ زندگی اعلےٰ و برتر ہو سکتی ہے اور سرکار دالا مدار میں اعلےٰ دیگر جسکی ہمنے درخواست کی ہوئی ہے ہماری حوصلہ افزائی کریگی۔ وغیرہ وغیرہ ؛

بعدہٗ طلبہ مدرسہ نے انگریزی اور اردو فارسی کی غزلیں بڑی خوش الحانی سے پڑھیں۔ حاضرین جلسہ بڑے محظوظ ہوئے پھر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے پہلے انگریزی میں حاضرین جلسہ اور پادری گارڈن صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور مکان ہذا کے کھل جانیکا اعلان دیا۔ بعد میں طلبا سے مخاطب ہوکر بزبان اردو فرمایا کہ تعلیم حاصل کرنیکا مدعا یہہ نہیں ہونا چاہئے کہ سرکاری ملازمت یا کلرکشپ حاصل کیجاوے بلکہ اِس سے فائدہ اُٹھاکر دیانتداری اور نیک اصول اختیار کئے جاویں وغیرہ وغیرہ۔ پھر پادری گارڈن صاحب نے حاضرین جلسہ اور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کرکے التجا کی سب حاضرین مکان نو تعمیر کا ملاحظہ فرماویں۔ اور قبل برخاستگی جلسہ طلبہ کو کتب اور انعام تقسیم کیا گیا پھر سردار طریت سنگھ ولد گوردت سنگھ سیشن ماسٹر صاحب نے جو دہاریوال مڈل سکول کا پہلا پھل ہے۔ مندرجہ ذیل نظم پڑھکر سنائی جس سے حاضرین مسرور اور بڑے خوش ہوئے ؛

نظم تاریخی واقعات اینگلو ورنیکلر مڈل سکول دہاریوال

ستو سب حاضرین جلسہ خوش خو | صدی کے ختم پر سوجھا یہہ ہمکو
نہ ہے تعلیم گاہ کوئی یہاں پر | خراب و خستہ ہیں طفلاں یکسر
خصوصاً بابوان مل کے گلرو | تلاش سبقمیں ہوبہاں ہیں ہر سو
نہ ہو فریاد رس کوئی بھی انکا | بھٹکتے پھرتے ہیں صحرا بصحرا
اٹھی تحریک سنگ ہم سب کے لیں | گئے دو چار بابو ملکے تل میں
لے صاحب مل سے جاکے جب ہم | سیاک وقت تھا فرخندہ عالم
کمشنر گارڈن صاحب بہادر | ہوئے تشریف فرما اُسجگہ پر
ہوئی جب مشورہ میں گفتگو طے | کھلا اسکول سب اندیشے گئے
رہے طالع و خوش اقبال طفلاں | ہیں ڈاکٹر کنٹنجن ہیڈ ماسٹر یہاں
یہیں چنمیں ماسٹر موہن شاہ نامی | عطا علم میں سب تیز گامی
نہایت خوش مزاج و ذی لیاقت | ہمہ تن نیک خصلت نیک سیرت
کریں دلجوئیاں بچوں کی ہر دم | پڑھائیں شوق سے مضمون عالم
دل و جان سے کریں لڑکوں کو تعلیم | نظر میں ایک سے امراء و مسکیں
ہوئے ہیں پاس جو طالب یہاں پر | ہو تعداد انکی اک حقہ تیس ملکر
خرید یہ کیجب باقی زمیں نے | بنا بلڈنگ کی کھدوائی زمیں نے
مگر پیر دل عزیز اُس کو جو پایا | مسیحا نے اُسے جنت بلایا
کیا افسوس سب وابستگاں نے | مگر مل افسراں پس ماندگاں نے
پھر اپوزل اُسکا جو تھا پیش کردہ | بنا مکتب کیا پورا ارادہ
زمیں کی یاد میں مکتب کھلا ہے | انجام اُس کا بہر حالت بھلا ہے
اسی کی افتتاحی کا ہے جلسہ | ہوئے رونق فزا ذی سی کی بجا
خوشا وقتے و خرم روزگارے | کہ قائم ہو یہ خوش یادگارے
ہمایوں دن مبارک وقت ہے آج | ہر اک جانب سرود و رقص ہے آج
چلے پھولے نہ یہہ اسکول کیونکر | کہ حامی جسکے ہیں ڈپٹی کمشنر
رعایا پروری کا کام یہہ ہے | فقط دلجوئی خاص و عام یہہ ہے
عنایت کرتے ہیں انعام سب کو | بڑھانے حوصلہ طفلوں کا خوش خو
گلا کا لطف ہے ڈائرکٹروں کی | ہے بہبودی سراسر دیسیوں کی
دعا پر ختم کرتا ہوں یہہ تقریر | ترو تازہ رہے نو کردہ تعمیر
رہی گر تجھپیں نظر عنایت | کھلیگی انٹرنس کی جماعت
جولائی کی اٹھائی سال شاہد | ہزار و نہ صد و پہ چار زائد
یہہ کہہ ختم ہیں گھر کو سدھارے | [illegible] ہر ٹر کے نعرے

راقم

مولوی سید محمد

لارڈ کرزن جب ہندوستان سے ولایت گئے تھے درزیوں کی ایک جماعت حضور کی زیارت کو آئی تھی یہہ لوگ دیکھتے تھے کہ کیسے کپڑے پہنے ہیں اور انھوں نے ان کے بے عیب کوٹ پتلون کو تعجب کی نظر سے دیکھا اور استعجاب ظاہر کیا اور کہا کہ وہی لارڈ کرزن ہیں جنکو ویسرائے کا عہدہ ملا تھا حضور کی شہرت اس امر میں زیادہ ہے کہ کپڑے کی جان تک نکال لیتے ہیں جب بچھا چھوڑتے ہیں۔ لارڈ کرزن کے پاس ایک ہوشیار درزی ہے جو کپڑوں کی گھنٹہ نشست کیا کرتا ہے توشہ خانہ میں سات کوٹ سات پتلون اور سات نکٹائی رہتے ہیں ؛

المحاکمہ بین الفریقین

نمبر ششم

معزز و محتشم شوکت! اِس تشریح صدر سے آپکو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ لفظ تولّد کا اطلاق خدا کے بیٹے مسیح کی نسبت خاص معنے میں آیا ہے۔ اور اسمیں شک نہیں کہ جب اس کا اطلاق رُوحی اور غیر مجسّم ذات پر ہوگا۔ تو اُس کے معنے بہر نہج اس تولّد سے جسکا اطلاق جسمی و مجسّم ذات پر ہو ضروری مختلف ہونگے پر جب اس لفظ کا اطلاق اُلوہیت کے ۲ اقنوم ثانی پر ہوتا ہے تو اُس کا استعمال حسب صدر کیا جاتا ہے خصوصاً اسوجہ سے کہ یہہ رشتہ یا امتیاز جو آب و ابن کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اسکی پاک تعلیم پاک نوشتوں میں موجود ہے۔ لیکن جیساکہ ہم اول کہہ آئے ہیں جب اس لفظ کا استعمال تمیز مذکورہ کے اظہار کے واسطے ہوتا ہے۔ تو اُس کے معنے اور تولّد سے جہاں کہ کسی اور رشتے کے معنوں کا استعمال کیا جائے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ یہہ الٰہی رشتہ جو روحی اور زیدہ در غایت ہے۔ ایسا رشتہ ہے کہ باپ اور بیٹے کے درمیان جو فطری علاقہ ہے۔ وہ محض برائے نام اُس کے مشابہ ہے مثلاً آدمی کی نسبت کہاجاتا ہے۔ کہ وہ خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے۔ تو اُس کے یہہ معنے ہیں کہ جہانتک اُسے صفاتِ روحانیہ سے تعلق ہے۔ یعنی باعتبار صفتِ روحی کے خدا کی صورت پر ہے۔ ایسے ہی انسانی باپ اور بیٹے کی خاص فطری محبت کو الٰہی محبت اور رشتے سے جو اُلوہیت کے اقنوم اول و دوم کے درمیان ہے محض برائے نام تشبیہ ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ باپ اور بیٹے کا یہہ الٰہی رشتہ ایسا دقیق ہے کہ انسان کی محدود عقل اِسکی گہرائی اور اصل ماہیت تک نہیں پہنچ سکتی لیکن اس دقیق الٰہی مسئلہ کا عمق بانجیل

اقدس کے نور ہی سے نظر آیا ہے۔ خود خدا کے کلام مقدس میں اِس امر کی صاف تعلیم موجود ہے۔ کہ خدا کا بیٹا بہ اعتبار اپنی ماہیت الہیہ کے باپ سے ضرور دوسرا ہے۔ اور اسی کلام الٰہی میں یہہ بھی لکھا ہے۔ کہ خدا وند قدیم ہے۔ تو اِس سے ہم ہرگز ایسا تصور نہیں کر سکتے کہ وحدتِ الٰہی مستلزم تعدد اور کثرت کو ہے بلکہ یہہ وحدت بیٹے اور باپ کی ایسی ہے۔ کہ ماہیت کے اعتبار سے کبھی اُنمیں انفصال نہیں ہوا اور نہ ممکن ہے؛

یہہ الٰہی رشتہ باتمیز اِس امر پر صاف طور سے دلالت کرتا ہے۔ کہ بیٹا اِس لئے کہ بیٹا ہے۔ ایسی وجہ رکھتا ہے کہ اس کا وجود باپ سے ہو۔ بخلاف اس کے باپ کے لئے کوئی وجہ نہیں کہ اس کا وجود کسی دوسرے سے ہو؛

مائی ڈیئر شوکت! جو کچھ کہ ہم نے قبل ازیں بیان کیا ہے اس کا ذکر مکرر بطور یاد دہانی کے مناسب سمجھتے ہیں اور وہ یہہ ہے۔ کہ الوہیت میں بیٹے کا ہونا محض بہ اعتبار روحانیت کے ہے۔ اور یہہ معنی اسی لفظ کے اُن معنی سے جو کسی اور متولد کے واسطے استعمال کئے جاتے ہیں کچھ مناسبت نہیں رکھتے ہیں وقت یا مدت کا تعین بھی اُن معنوں کے ساتھ ہرگز نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ خدا کے بیٹے کا لفظ خود مستلزم اسی امر کو ہے کہ وہ متولد ہے بلکہ یہہ کہنا بہتر ہے کہ وہ ہمیشہ سے متولد ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب کی شعاعیں وجود آفتاب کے وقت سے ہی اُس کے ساتھ ہیں اور اُس سے نکلتی رہتی ہیں؛

بیٹے کا وجود ہمیشہ سے خدا باپ کی ماہیت میں ہے۔ اور ہم یہہ بھی سمجھتے ہیں کہ خدا بہ حیثیت باپ ہونے کے بیٹے سے کوئی ایسا طبعی یا الٰہی تعلق رکھتا ہے۔ کہ دوسرے سے وہ تعلق اُسے نہیں ہے۔ اسکو ہم اسی زبان کے دوسرے الفاظ میں یوں بھی بیان کر سکتے ہیں۔ کہ اسی میں اور اُسی کی ذات سے متعلق شخصیت کا فرق دوسرے میں سے ہے جسے اپنے مثل عزیز رکھتا ہے۔ اگرچہ شوکت صاحب بالقابہ کو شاید ہماری یہہ تحریر عجیب اور فضول معلوم ہو لیکن محبت

الٰہی کی ازلی صفت کی نسبت کلام الٰہی کے مطالعہ اور غور و فکر سے سمجھ میں آتا ہے۔ کہ یہہ سب تحریر نہایت معقول اور خدا کی شان کے مناسب ہے۔ کیونکہ اسمیں تو شک نہیں کہ محبت کے واسطے کسی شے کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اس کے ساتھ **محبت** کی جائے۔ اور جس طرح محبت بنفسہ کامل ہے اسی طرح ضرور ہے کہ وہ شے بھی اعلےٰ قسم کی محبت کے لائق اور کامل ہو اور یہہ بھی ضرور ہے۔ کہ غیر محدود بھی ہو۔ اور چونکہ ہم جسم کا وجود ازلی فرض نہیں کر سکتے۔ اسواسطے ہمیں تمام چیزوں کی ابتدا کا ماننا لازم ہے؛

لیکن کیا یہہ ممکن ہے کہ ازلی باپ ابتدائی پیدائش سے پہلے کوئی شے معقول جو اُسکی محبت کے لائق ہوتی نہیں رکھتا تھا۔ اسواسطے اِس نے محض ضرورت سے اپنی ذاتی حاجت پوری کرنے اور اپنے لئے ایسی چیز مہیا کرنے کو جو یہہ جہت کامل اور ازلی نہیں ہے جہان پیدا کیا۔ اگر ایسا نہ تھا تو ضرور ہے کہ ہمیشہ سے خدا کے پاس کوئی شے مخلوق سے اعلےٰ اُسکی محبت نام کے واسطے ہو۔ بلکہ ایک شے کا خدا کے عشق و محبت کے لائق ہونا مقتضی اس امر کا ہے کہ وہ چیز ازلی اور ذاتی ہو۔ یعنی یہہ ضرور ہے کہ یا تو وہ ازلی مخلوق یا حقیقی و ازلی کلام یعنی **یسوع** ہو۔ بھلا جب انسان کی طبیعت کا یہہ حال ہے۔ کہ محدود ذات سے تسکین نہیں پاتی۔ بلکہ یہی چاہتی ہے۔ کہ جو کچھ ہو بیحد و غایت ہو تو پھر خدا کی طبیعت کیونکر ایسے محبوب سے خوش ہوگی۔ جو فانی ہو۔ اُس کے کے بطریق اولیٰ ضرور ہے۔ کہ اُس کا محبوب بھی **ازلی** ہو مسیح کی ہیبت کی تعریف مذکورۃ الصدر سے یہہ سمجھ میں آجائیگا اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ اِس امر کو یاد رکھیں کہ ہمارا عقیدہ یہہ نہیں ہے۔ کہ مسیح بوجہ اِس عجیب الٰہی رشتے یعنی ابنیت کے زمانے میں مؤخر یا ماہیت میں کمتر تھا۔ سچ تو یہہ ہے۔ کہ محب اور محبوب میں نہ محض برابری ضرور ہے بلکہ **متحد فی الماہیت** ہونا بھی نہایت ضرور ہے؛

جبکہ کتبِ مقدسہ کی عام عبرانی بول چال میں ابنِ آدم آدمیوں کو کہتے ہیں۔ تو بہ انصاف خوض و تامل کرنے سے

معلوم ہوتا ہے۔ کہ **ابن خدا** خاص اُسکو کہینگے جو کہ **ذات الٰہی** ہو۔ بس صاف ظاہر ہے کہ خداوند یسوع المسیح ماہیت میں کمتر نہیں تھا۔ اور باپ بیٹے کا تعلق جس دلیل اس امر کی ہے۔ کہ وہ خود خدا تھا۔ یہہ کہنا بھی درست ہوگا کہ کوئی باپ اپنے بیٹے سے پہلے موجود تھا۔ کیونکہ جو لاولد ہے وہ باپ نہیں ہے۔ یہہ غیر ممکن ہے۔ کہ اولاد ہونے سے پہلے کوئی باپ ہو جائے اور والدیت اور محبت کو تثلیث کے اقنوم اول اور ثانی میں ضروری تعلق فرض کر لیا جائے تو ظاہر ہے۔ کہ ازل سے گو یہہ امر انسان کی سمجھ سے باہر ہو ایک شخص باپ ہے اور دوسرا بیٹا ہے۔ حسب بیان صدر یہہ ضرور ہے۔ کہ خدا کا بیٹا ماہیت میں باپ کا شریک ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ جو صفات باپ سے منسوب ہیں وہی اُسکو بھی منسوب کئے گئے ہیں مثلاً؛

الف مسیح **ازل** سے ہے۔ یوحنا ۱: ۱ تا ۳۔ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اِس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اِس کے ہوئی۔ یوحنا ۸: ۵۸ یسوع نے انہیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے کہ ابراہام ہو میں ہوں۔ مکاشفات ۱: ۸ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں الفا اور امیگا اول اور آخر جو ہے اور تھا اور آنے والا ہے قادر مطلق ہوں یوحنا ۱۷: ۵ یسعیاہ ۴۴: ۶ بمقابلہ مکاشفات ۲۲: ۱۳ و میکاہ ۵: ۲؛

ب مسیح **خالق** ہے۔ یوحنا ۱: ۳ و ۱۰ سب چیزیں اِس سے موجود ہوئیں کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اِس کے ہوئی وہ جہان میں تھا اور جہان اسی سے موجود ہوا اور جہان نے اُسے نہ جانا۔ عبرانی ۱: ۲ و ۳ ان آخری دنوں میں ہم سے بیٹے کے وسیلے سے بولا جس نے اُسکو ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلہ سے اِس نے عالم بنائے وہ اُس کے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہو کے سب کچھ اپنی ہی قدرت سے سنبھال لیتا ہے۔ قلسی ۱: ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ۔ افسی ۳: ۹ و مکاشفات ۴: ۱۱ ان سبکا مقابلہ امثال ۸ باب سے کیجئے؛

ج مسیح **محافظ کل ہستی** ہے۔ قلسی ۱: ۱۷ وہ سب سے آگے ہے۔ اور اس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں۔ بمقابلہ یسعیاہ ۴۴: ۲۴ و عبرانی ۱: ۱ و ۲ و ۳ و ۱۰۔

د مسیح **لاتبدیل** ہے۔ عبرانی ۱۳: ۸ یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکسان ہے زبور ۱۰۲: ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ بمقابلہ عبرانی ۱: ۱۰ و ۱۱ و ۱۲۔

ہ مسیح **ہمہ دان** ہے۔ پہلا سلاطین ۸: ۳۹۔ تو اپنے مسکن آسمان پر سے سن اور بخش دے اور عمل کر اور ہر ایک کو جسکے دل کو تو جانتا ہے اسکی سب روش کے مطابق بدلہ دے اس لئے کہ تو ہاں تو ہی اکیلا سارے بنی آدم کے دلوں کو جانتا ہے (یہ جناب باری تعالےٰ کی تعریف ہے) بمقابلہ مکاشفات ۲: ۲۳۔ اور ساری کلیسیاؤں کو معلوم ہوگا کہ میں وہی ہوں یعنی یسوع مسیح جو دلوں اور گردوں کا جانچنے والا ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک اِس کے کاموں کے موافق بدلا دونگا۔ متی ۱۱: ۲۷ و ۹: ۴ و ۱۲: ۲۵ لوقا ۶: ۸ و ۹: ۴۷ یوحنا ۱: ۴۸ و ۲: ۲۴ - ۲۵ - ۲۱: ۱۷ قلسی ۲: ۳۔

و مسیح **حاضر و ناظر** ہے۔ (مکانی) جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں میں اُن کے بیچ میں ہوں متی ۱۸: ۲۰۔ اور کوئی آسمان پر نہیں گیا سوا اس شخص کے جو آسمان پر سے اترا یعنی ابن آدم جو آسمان پر ہے۔ یوحنا ۳: ۱۳ (زمانی) متی ۲۸: ۲۰ یوحنا ۸: ۵۸۔

ز مسیح **قادر مطلق** ہے۔ یوحنا ۵: ۲۱ جسطرح باپ مردوں کو اٹھاتا ہے بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے۔ جلاتا ہے۔ مکاشفات ۱: ۸ میں الفا اور امیگا اوّل اور آخر جو ہے اور تھا اور آنے والا ہے قادر مطلق ہوں۔ متی ۲۸: ۱۸ مرقس ۱: ۲۷ یوحنا ۳: ۳۱ تا ۳۵ و ۱۰: ۱۸ قلپی ۳: ۲۱ عبرانی ۷: ۲۵۔ پہلا پطرس ۳: ۲۲۔

ح مسیح **ہمیشہ کی زندگی** ہے۔ یوحنا ۱۱: ۲۵۔ یسوع نے کہا۔ کہ قیامت اور زندگی میں ہی ہوں۔ یوحنا ۵: ۲۰ پر یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ خدا کا بیٹا آیا اور ہمیں سمجھ بخشی کہ اسکو جو حق ہے جانیں اور ہم اس میں جو حق ہے رہتے ہیں یعنی یسوع مسیح میں جو اُس کا بیٹا ہے خدائے برحق اور ہمیشہ کی زندگی بھی ہے۔

ط مسیح **مالک کل** ہے۔ رومی ۱۴: ۹ مسیح اس لئے موا اور اٹھا اور جیا کہ مردوں اور زندوں کا بھی خداوند ہو۔ پہلا تمطاؤس ۶: ۱۵ جسے وہ بروقت ظاہر کریگا جو مبارک اور اکیلا حاکم بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ اعمال ۱۰: ۳۶۔ افسی ۱: ۲۲ و ۲۳ مکاشفات ۱۹: ۱۶۔

ی مسیح کل عالم کا **اختیار** رکھتا ہے۔ متی ۲۸: ۱۸۔ یسوع نے پاس آکر کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا ہے متی ۱۱: ۲۷۔ عبرانی ۱: ۳۔

یا مسیح کی **پرستش** جائز ہے۔ ان آیات میں جس لفظ کا ترجمہ سجدہ ہوا ہے وہ اصل زبان یونانی میں προσκυνεω پراس اخومائی ہے جسکے معنی پرستش الٰہی کے ہیں متی ۲: ۱۱ و ۸: ۲ و ۹: ۱۸ و ۱۴: ۳۳ و ۱۵: ۲۵ و ۲۰: ۲۰ و ۲۸: ۹۔ مرقس ۵: ۶ پہلا تسلنیقیوں ۳: ۱۱۔ عبرانی ۱: ۶۔ قلپی ۲: ۱۰ و ۱۱۔ نبی اور بزرگ اور فرشتے ایسی پرستش اپنی سخت انکار کرتے رہے لیکن مسیح نے انکار نہیں کیا۔ مکاشفات ۱۹: ۱۰ یوحنا نے انکار کیا اعمال ۱۰: ۲۶ پطرس نے انکار کیا۔ ۱۴ پولوس نے انکار کیا۔

یب مسیح سے **دعا مانگی** جاتی ہے۔ اعمال ۷: ۵۹ استیفان پر پتھراؤ کیا جو یہ کہکے دعا مانگتا تھا۔ کہ اے خداوند یسوع میری روح کو قبول کر۔ مرقس ۹: ۲۴ لوقا ۲۳: ۴۲ یوحنا ۹: ۳۸۔ ۲ قرنت ۱۲: ۸ و ۹ مکاشفات ۵: ۸ و ۱۲ و ۱۳۔

یج مسیح دنیا کی عدالت کریگا۔ متی ۱۶: ۲۷۔ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئیگا۔ تب ہر ایک کو اُس کے اعمال کے موافق بدلہ دیگا۔ ۲ قرنت ۵: ۱۰ کیونکہ ہم سب کو ضرور ہے کہ مسیح کی مسند عدالت کے آگے حاضر ہوں تاکہ ہر ایک جو کچھ اُس نے بدن میں ہو کے کیا کیا بھلا یا برا مطابق اس کے پائے۔ متی ۱۳: ۴۱ تا ۴۳ و ۲۵: ۳۱ تا ۴۶ یوحنا ۵: ۲۲ و ۲۳۔ اعمال ۱۰: ۴۲۔

ید مسیح کو **گناہ بخشنے کا اختیار** ہے۔ متی ۹: ۶۔ تم جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا اختیار ہے لوقا ۵: ۲۰ - ۲۴ و ۷: ۴۸۔

یہ مسیح اپنے **فرشتوں کو بھیجتا** ہے۔ ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجیگا مکاشفات ۱: ۱ و ۲۲: ۶ اگر مسیح محض انسان ہی ہوتا تو مذکورہ بالا صفتیں جو فقط ذات باری تعالیٰ پر عاید ہو سکتی ہیں اسپر کسطرح عاید ہوتیں۔ علاوہ اس کے دفع ہو کہ انسان کی نجات و سزا وغیرہ کے متعلق مسیح کو وہ کام منسوب کئے گئے ہیں جو سوائے خالق کے مخلوق نہیں کر سکتا۔ اور وہ بائبل مقدس میں کسی اور کو منسوب کئے گئے ہیں۔

پس تمام کتب مقدسہ میں نہ فقط یہی تعلیم ہے کہ ہم اُسے **خدا** مانیں اور نہ صرف عام طور پر اُسکی الوہیت کا اقرار کریں بلکہ یہ عقیدہ رکھیں کہ اسمیں کامل الوہیت تھی اور نہ فقط صفات الٰہیہ اسمیں تھیں۔ بلکہ با اعتبار ماہیت کے **خدا** تھا۔ اسی واسطے جو کچھ خدا کی نسبت کہا جاتا ہے وہ سب بلا تخصیص بیٹے پر بھی صادق آتا ہے۔ (باقی ساتویں نمبر میں) راقم ثالث بالخیر۔

کرسچن اینڈیور

نمبر ۱۹۔ آنیوالی باتیں زبور ۷۲: ۱۲ - ۲۰
" ۲۰۔ ایک مبارک رویا زبور ۸۹: ۱۹ - ۳۷
" ۲۱۔ مسیح کی آمد کی نشانیاں زبور ۹۶: ۱۱ - ۱۳
" ۲۲۔ مسیح غیر قوموں کے لئے نور اعمال ۲۶: ۲۲ و ۲۳
" ۲۳۔ بت پرستی ضرور جاتی رہیگی یسعیاہ ۴۴: ۷ - ۱۱
" ۲۴۔ دنیا کے کناروں سے لوگوں کا آنا یرمیاہ ۱۶: ۱۹ - ۲۱
" ۲۵۔ اتوار۔ مضمون۔ جاپان اور کوریا میں مسیحی کام آجکل

اس لڑائی کے وقت ہم جاپان اور کوریا کے بارے میں بہت کچھ سوچتے ہیں۔ اس ہفتے بھر ہم اُن کے لئے روز دعا مانگیں کہ صلح جلد ہو جائے۔ اور خدا کی مرضی اُن ملکوں کے لئے پوری ہو حتی الامکان ہم اُن سرزمینوں کے ملکی۔ اخلاقی۔ اور مذہبی حالت دریافت کریں تاکہ ہماری دعائیں دانشمندی کے ساتھ ہوں۔ صرف بیس برس ہوئے۔ کہ کوریا میں پہلے پہل انجیل سنائی گئی مگر خدا کی برکت برابر شامل

حال رہی۔ چنانچہ ایک مصنف کا یہہ بیان ہے کہ رسولوں کے وقت سے لیکر اب تک غالباً کسی قوم میں انجیل کی اتنی جلد ترقی نہ ہوئی ہوگی ؛

۱۸۸ کلیسیائیں جابجا قائم ہوئیں۔ جن میں سے ۱۸۶ خود اپنے پورے مصارف کے متحمل ہیں۔ یہہ اِن کی دولتمندی کی وجہ سے نہیں ہوئے کیونکہ اکثر لوگ بمشکل ۳ ریا ۴ یومیہ پاتے ہیں ؛

ایک گاؤں کا ذکر ہے۔ کہ اِس میں گرجے اور مدرسے کی تعمیر اِس طرح ہوئی۔ ایک بیوہ عورت نے زمین دی پھر ایک شخص نے کچھہ درخت دئیے۔ بعضوں نے اُن کو کاٹ کر رکھہ دیا۔ بڑھیوں نے ہر دوسرے روز باری باری مفت کام کیا۔ ہر عورت نے اپنے چولھے کے پاس ٹوکری رکھہ دی اور روز کچھہ کھانا بچاکر بیچنے کے لئے اِس میں رکھہ دیا۔ غرض ہر شخص نے اپنے اپنے مقدور بھر مدد پہنچائی آجکل مضبوط کلیسیاؤں میں سے یہہ بھی ہے وہ نہ صرف اپنے کلیسیا اور پادری کے مصارف اُٹھاتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے ایک منادکو گاؤں گاؤں انجیل سنانے کے لئے مقرر کیا صرف یہی نہیں۔ ہاں اُن کی سخاوت یہانتک بڑھی۔ کہ بعض وقت اور ملکوں کی بھی ہمدردی اور مدد کیا کرتے ہیں (مثلاً ہندوستان کے قحط اور آرمینین مسیحیوں کی ایذا رسانی کے وقت وغیرہ) ہم اِن کی سرگرمی اور محبت پر خدا کا شکر کریں اور دعا مانگیں۔ کہ وہ ہمیں یہہ توفیق دے۔ کہ ہم اِس اچھے نمونے پر چلیں ؛

ڈاکٹر والتھر مخصوص نے جو یونیورسٹی برلن سے تعلق رکھتے ہیں ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جس سے آنکھہ کے اندر کے پردے کا فوٹو لیا جاتا ہے۔ اِس آلہ کے ذریعے اندر کا پردہ ایک لمحہ کے لئے اِس قدر روشن ہوجاتا ہے کہ اُس کا عکس آلہ پلیٹ پر اُتر آتا ہے۔ اِس سے ڈاکٹروں کو امراض چشم کی تشخیص اور علاج کرنے میں بیحد مدد ملتی ہے ؛

واقعات اور رائین

تمام حیوان جو اناج اور گھاس کھاتے ہیں اُن کو نمک کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر گوشت خور حیوانوں اور انسان کو زیادہ نمک کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اِس امر کی تائید میں پروفیسر شیپرڈ صاحب لکھتے ہیں کہ گوشت خور حیوانوں کو نمک کی زیادہ ضرورت اس لئے نہیں ہوتی کہ خون میں جسے وہ گوشت کے ہمراہ کھاتے ہیں نمک زیادہ ہوتا ہے۔ اور اِس کی مثال میں وہ گرین لینڈ کی اسکیمو قوم اور شمالی امریکہ کے اصلی باشندوں کو پیش کرتے ہیں۔ جن میں اول الذکر دریائی گھوڑوں کے گوشت پر بسر کرتے ہیں۔ مگر جو زخم اس گھوڑے کو شکار میں لگتا ہے اُسے بند کر دیتے ہیں تاکہ خون بہنے نہ پائے اور آخر الذکر جانوروں اور مچھلیوں کے شکار پر بسر کرتے ہیں وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ دریائے مسسی پی کے کنارے کے اور مکسیکو کے باشندے جو زراعت پیشہ ہیں اور نمک زیادہ کھاتے ہیں اُن میں نمکین چشموں پر جھگڑا ہوتا ہے۔ مزید براں نباتات خور حیوان نمک کی تلاش میں دور دور تک جاتے ہیں۔ کیونکہ اناج اور نباتات وغیرہ میں نمک کم ہوتا ہے۔ اِس لئے اُن کو مزید نمک کی ضرورت ہوتی ہے ؛

ڈاکٹر شوٹ ایم ڈی لکھتے ہیں کہ جو لوگ مدت سے امراض قلب میں مبتلا ہیں اُن کو محرک اور قابض اشیا سے نقصان ہوتا ہے کیونکہ محرک اشیا سے دل کی حرکت تیز ہو جاتی اور قابض سے تنغض ہوجاتا ہے جو کئی طرح پر نقصان دیتا ہے۔ ایسے مریضوں کو چاء۔ قہوہ۔ منشی چیزوں۔ برف مچھلی شوربا۔ سیم۔ مٹر۔ بھری۔ خوبانی وغیرہ سے پرہیز چاہئے۔ مگر بالائی دودھ اور ملائم غذا کھانی چاہئے ؛

ایک عجیب قانونی واقعہ ابھی حال میں جزیرہ جاپان میں ظہور میں آیا ہے۔ چار مجرموں کو پھانسی دی گئی اور جن کو چند آدمیوں اور ایک ڈاکٹر نے مردہ قرار دیدیا۔ مگر دفن کرتے وقت اُن میں دو زندہ ہوگئے۔ قانوناً تو اُن کا وجود تسلیم نہیں کیا گیا۔ مگر اِس لحاظ سے انہیں جیل میں رکھا گیا کہ وہ حالت آزادی میں زیادہ جرم کرینگے جس کی اُن کو سزا نہیں دیجائیگی اور قانون غلط ثابت ہوگا ؛

بھڑ اور شہد کی مکھی کے ڈنک کا ایک اور عمدہ علاج یہہ بھی ہے کہ جس جگہ ڈنک لگا ہو اُس جگہ ایک قطرہ پانی کا لگاکر ایک چٹکی بائیکاربونیٹ آف سوڈا یا پوٹاس کو آہستہ آہستہ رگڑا جائے تو سوزش بند ہو جاتی ہے۔ اگر ڈنک حلق کے اندر لگا ہو تو اِن دواؤں میں سے کوئی سی ایک چمچہ بھر پانی کے ساتھہ نگل لی جائے ؛

طبی دُنیا میں ابھی حال میں جو تحقیقاتیں کیڑے مکوڑوں اور حشرات الارض پر کی گئیں اُن سے فہرست ادویہ میں چند عمدہ ادویہ کا اضافہ ہوا ہے جسے سائینس نے بھی تسلیم کرلیا ہے۔ شہد کی مکھی کے زہر سے پچکاری بنائی جاتی ہے جو گٹھیا کے مرض کو نفع دیتی ہے۔ کوبرا سانپ کے زہر کی پچکاری اِس سانپ کے کاٹے کو نفع دیتی ہے انگلستان سے اِس قسم کی پچکاریاں ہندوستان میں بکثرت آتی ہیں پیرس کے ڈاکٹر کالمیٹی نے تجربہ سے معلوم کرلیا ہے کہ کوبرا (وہ مہلک سانپ جس کی گردن غصہ میں پھول جاتی ہے) اور رٹیل سینگ (امریکہ کا وہ سانپ جس کی دم سے آواز نکلتی ہے) کے زہر سے سانپ کے کاٹے کو نفع ہوتا ہے اور قلب کو تقویت ہوتی ہے۔ رٹیل سینگ کا زہر سبز رنگ کا ہوتا ہے اور ایسے ایک سانپ میں ایک میز کا چمچہ بھر زہر نکلتا ہے۔ چھپکلی کے زہر کی پچکاری سے نہ صرف زہر کا اثر زائل ہوجاتا ہے۔ بلکہ اُس سے مرض لقوہ کو صحت ہوتی ہے۔ مگر یہہ زہر ایسا تیز اور مہلک ہوتا ہے کہ پانچ کوارٹ الکحال میں ایک بوند ڈال کر استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ای کلیمنٹ ساکن لیانز واقع فرانس نے تجربہ سے معلوم کرلیا کہ سرخ چیونٹی کا زہر محرک ہوتا ہے ؛

مقناطیسی لوہے کی ریت جزیرہ جاوا کے جنوبی ساحل پر دریافت ہوئی ہے جو نہایت بیش قیمت ہے ؛

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی

ویدوں کی ودیا ہتک	۳۰ صفحہ	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار	۴۸ "	۲
تیرتھ	۳۴ "	۲ پائی
ویدوں کی نرہانیاں اور چڑھاوے	۲۰ "	۳ "
ویدوں کی ازلیت و ماہیت	۱۶ "	۳ "
تاریخ طاعون	۴۲ "	۹ "
جھوٹی و سچی خیرات	۱۶ "	۳ "
انگریزوں کے خانگی حالات باتصویر	۱۴۰ "	۲
انگلستان کی مختصر تاریخ "	۹۴ "	۱
جاپان ..... "	۹۲ "	۲ پائی
سیر ہندوستان "	۱۵۲ "	۶
شریف بیبیاں "	۹۸ "	۲ پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۵۰ "	۱
مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات	۱۳۴ "	۲
صفائی کی ضرورت	۱۶ "	۳ پائی
آیندہ زندگی کیا آواگون یا ابدی زندگی ہے	۶۶ "	۱
بچوں کی پرورش ...	۱۶ "	۳ پائی
مہارانی وکٹوریا - رنگین تصاویر	۲۰ "	۲
قیم رومیون کا تذکرہ باتصویر	۱۰۹ "	۱
پرستش حیوانات ...	۱۶ "	۳ پائی
حکایات باتصویر بچوں کے لئے	۸۴ "	۱
کشف الحقائق مسیحی دین کے عقلی ثبوت	۲۹۱ "	۸
مسیح کی تعلیم	۳۱۹ "	۴
معذرت نامہ سقراط جسمیں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا حال بھی درج ہے		۸
روضۃ الکبریٰ کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانہ یعنے پہلی صدی مسیحی کا تاریخی ناول - ۱۸۰ صفحہ		۶
طیطس یعنے زینت صلیب ایک قصہ کے پیرایہ میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات - ۳۰ صفحہ		۶
بود یاس لنگاستی - چوتھی صدی مسیحی کا قصہ ...		۲
سورج چاند ستارے - علم ہیئت کا رسالہ باتصویر		۸
الیڈ اور اڈسے کا قصہ معہ تذکرہ ہومر ملک الشعرائے یونان و یونانیوں کا علم الاصنام		۴

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے سنگ مرمر اور چنار سٹون کی قبریں نہایت عمدگی اور کفایت سے تیار کیجاتی ہے۔ خط آنے سے نقشہ اور تخمینہ مفت روانہ کئے جاتے ہیں ؛

ایس - این - بنرجی - منیجر

دی چنار سٹون کمپنی موہن لال بلڈنگ چنار - یو - پی

ضرورت

ایک بیوہ کی ضرورت ہے جو جوان نہو اور جو دیہاتی منادی کے کام میں تجربہ کار ہو درخواستیں بنام مس ہرس صاحبہ لکھنؤ جا - یو - پی کے پاس آنی چاہئیں ؛

ضرورت

دیہات کے کام کے لئے تین منادوں کی ضرورت ہے جنکی بیویاں بھی خواندہ ہوں ہر ایک قسم کے مسکرات سے پرہیز کرنیوالے ہوں انکو ترجیح دیجاویگی (جس میں حقہ بھی شامل ہے) تنخواہ کا فیصلہ لیاقت اور کام پر ہوگا۔ تمام درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آویں ؛

المشتہر ریورنڈ - جان - این - شہباز -

انچارج پتھمو دست مشن بٹالہ ضلع گورداسپور

پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر پختہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہر ایک ہندوستانی مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے بنجگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتے جنکو وہ اِس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے - کلارک بنگ ڈائرکٹر

سہارنپور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۱ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک " " ۸ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	ع	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عـہ
پورا کالم	عہ	عـہ	عـہ
پورا صفحہ	ـہ	ـہ	ـہ

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ہر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول علاوہ محصول عہ
" " " " " معہ محصول ع
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عـہ